احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 6 جنوری 2014ء 4 ربیع الاول 1435 ہجری 6 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 5

کتنا اچھا لگ رہا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بہت پراگندہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ باہر جا کر بال سنوار کر آؤ۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ واپس آیا تو آپؐ نے فرمایا اب یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ آدمی پراگندہ بالوں کے ساتھ اس طرح لگے کہ شیطان ہے۔

(موطا۔ کتاب الجامع باب اصلاح الشعر حدیث نمبر 1494)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 12 فروری 2010ء میں فرماتے ہیں۔

......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ قادیان میں ایک دفعہ پادری زویمر آیا۔ یہ دنیا کا مشہور ترین پادری اور امریکہ کا رہنے والا تھا۔ وہ وہاں کہیں بہت بڑے تبلیغی رسالہ کا ایڈیٹر تھا اور یوں بھی ساری دنیا کی عیسائی تبلیغی سوسائٹیوں میں ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔ اس نے قادیان کا بھی ذکر سنا ہوا تھا۔ جب وہ ہندوستان میں آیا تو اور مقامات دیکھنے کے بعد وہ قادیان آیا۔ اس کے ساتھ ایک اور پادری گارڈن (یا گورڈن) نامی بھی تھا۔ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب مرحوم اس وقت زندہ تھے۔ انہوں نے اسے قادیان کے تمام مقامات دکھائے مگر پادری آخر پادری ہوتے ہیں وہ بھی طنزیہ بات کرنے سے نہیں رہ سکا۔ ان دنوں قادیان میں ابھی ٹاؤن کمیٹی وغیرہ نہیں تھی اور ویسے بھی ہمارے ہندو پاکستان کے چھوٹے گاؤں اور قصبے جو ہیں وہاں گلیوں میں بعض دفعہ بلکہ اکثر گند نظر آتا ہے۔ یعنی گلیوں میں بہت گند پڑا رہتا تھا۔ پادری زویمر باتوں باتوں میں ہنس کر کہنے لگا کہ ہم نے قادیان بھی دیکھ لیا اور نئے مسیح کے گاؤں کی صفائی بھی دیکھ لی۔ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب اسے ہنس کے کہنے لگے پادری صاحب! ابھی پہلے مسیح کی ہی ہندوستان پر حکومت ہے اور یہ اس کی صفائی کا نمونہ ہے۔ نئے مسیح کی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 89 مطبوعہ ربوہ)

حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ روایت ہے کہ ڈاکٹر صاحب رام پور کے دربار میں داخل ہو کر بلند آواز سے السلام علیکم کہتے جو کہ آداب دربار کے خلاف تھا کہ اتنی اونچی آواز میں السلام علیکم کہا جائے۔ اس طرح آپ نواب صاحب کے آگے تعظیم کے لئے جھکتے بھی نہیں تھے۔ درباری لوگوں کا یہ رواج تھا کہ جب کوئی دربار میں داخل ہو تو بڑے ادب سے داخل ہو اور آگے بڑا جھک کے اور بڑی آہستگی سے سلام کرو۔ جب ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ مَیں سوائے خدا کے اور کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔ نواب صاحب نے تبدیلی اور سخت اقدامات کی دھمکی دی کہ آپ کو تبدیل کر دوں گا اور بھی سخت اقدامات کروں گا۔ یہ ڈاکٹر تھے۔ سرکاری ملازم تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرے خدا کے ہاتھ میں آپ کی گردن ہے۔ جب چاہے آپ کو اس منصب سے ہٹا سکتا ہے اور نواب صاحب کے دربار میں اس کو چیلنج کر دیا اور تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے عریضہ لکھا جس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا

''مجی عزیزی ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب سلمہ السلام علیکم ......۔ آپ کا کارڈ پہنچا۔ میں (-) آپ کے لئے دعا کروں گا۔ مگر آپ نہایت استقامت سے اپنے تئیں رکھیں۔ کم دلی ظاہر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہر جگہ پر درکار ہے۔ مسافرت اور غربت میں دعا اور تضرع سے بہت کام لینا چاہئے'' اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی دعا نے وہ اثر دکھایا کہ نواب رام پور کو انگریزی ریذیڈنٹ کی سفارش پر حکومت ہند نے دماغی مریض ثابت ہونے پر نااہل قرار دے دیا اور معزول کر دیا۔ جو شخص ڈاکٹر صاحب کی تبدیلی اور فراغت کی دھمکیاں دے رہا تھا باوجود صاحب اقتدار ہونے کے خود ہی بیچارہ معزول ہو گیا۔

(ماخوذ از سیرت وسوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب۔ (الفضل 30 مارچ 2010ء)

ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اس زمانے میں...... بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی طرف لے جاتی ہیں۔ اُن کا صحیح استعمال برا نہیں ہے، لیکن اس کا غلط استعمال برائیوں کے پھیلانے، غلاظتوں کے پھیلانے، گناہوں کے پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ لیکن یہی چیزیں نیکیوں کو بھی پھیلانے کا بھی ذریعہ ہیں، ٹی وی ہے، معلوماتی اور علمی باتیں بھی بتاتا ہے لیکن بے حیائیاں بھی اس کی وجہ سے عام ہیں۔ اس زمانے میں ٹی وی کا سب سے بہتر استعمال تو ہم احمدی کر رہے ہیں یا جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ میں نے جلسوں کے دنوں میں بھی توجہ دلائی تھی اور اُس کا بعض لوگوں پر اثر بھی ہوا اور انہوں نے مجھے کہا کہ پہلے ہم MTA نہیں دیکھا کرتے تھے، اب آپ کے کہنے پر، توجہ دلانے پر ہم نے MTA دیکھنا شروع کیا ہے تو افسوس کرتے ہیں کہ پہلے کیوں نہ اس کو دیکھا، کیوں نہ ہم اس کے ساتھ جڑیں۔ بعضوں نے یہ اظہار کیا کہ ہفتہ دس دن میں ہی ہمارے اندر روحانی اور علمی معیار میں اضافہ ہوا ہے۔ جماعت کے بارے میں ہمیں صحیح پتا چلا ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو MTA سے جوڑیں۔ اب خطبات کے علاوہ اور بھی بہت سے لائیو پروگرام (Live Program) آ رہے ہیں جو جہاں...... دینی اور روحانی ترقی کا باعث ہیں وہاں علمی ترقی کا بھی باعث ہیں۔ جماعت لاکھوں ڈالر ہر سال خرچ کرتی ہے اس پر، اس لئے کہ جماعت کے افراد کی تربیت ہو۔ اگر افرادِ جماعت اس سے بھرپور فائدہ نہیں اُٹھائیں گے تو اپنے آپ کو محروم کریں گے۔ غیر تو اس سے اب بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور جماعت کی سچائی اُن پر واضح ہو رہی

باقی صفحہ 8 پر

عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں۔ وہ خود دیکھتا ہے اور سنتا ہے اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے۔ اس لیے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔ اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟ تمہیں تو چاہئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہوجاوے۔ بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو۔ اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔ اگرچہ دنیا میں ایسے آدمی موجود ہیں جو ہنسی کریں گے اور ان باتوں کو سن کر ٹھٹھا کریں گے مگر تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ خدا تعالیٰ خود اس کے لیے موجود ہے۔ وہ خدا پرانا نہیں ہوگیا جیسے انسان بڈھا ہو کر پیر فرتوت ہوجاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تھا اور وہی خدا ہے جو آنحضرت ﷺ کے وقت تھا۔ اس کی وہی طاقتیں اب بھی ہیں جو پہلے تھیں۔ لیکن جو کچھ میں کہتا ہوں تم اس پر عمل نہ کرو تو میری جماعت میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مصالح کو خوب جانتا ہے۔ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ہمیں مارا اور مسجد سے نکال دیا۔ میں یہی جواب دیتا ہوں کہ اگر تم جواب دو تو میری جماعت میں سے نہیں۔ تم کیا چیز ہو۔ صحابہؓ کی حالت کہ ان کے کس قدر خون گرائے گئے۔ پس تمہارے لیے اسوہ حسنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے۔ دیکھو وہ کیسے دنیا سے باہر ہوگئے تھے۔ انسان میں جس قدر جوش ہوتے ہیں وہ دنیا کے لیے ہی ہوتے ہیں۔ کسی ہنگامہ کی خبر، دنیا کا مال، عزت یا اولاد خدا سے آتی ہے۔ اس کے سوا جھوٹی عزتوں کا کیا ہے۔ نبیوں سے بڑھ کر عزت کسی کی نہیں۔ مگر دیکھو انہیں کیسے کیسے دکھ دیئے گئے۔ نماز میں ان پر گندے گوبر ڈالے گئے۔ قتل کے ارادے کئے گئے اور آخر مکہ سے نکالا گیا لیکن خدا تعالیٰ کے حضور آپ کی وہ عزت اور عظمت ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا قل ان کنتم ......(آل عمران:32) رسول ﷺ کی اطاعت کو خدا تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بغیر اس کے یہ مقام مل ہی نہیں سکتا۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ اطاعت کا کام ہے کہ دشمن کا ایسا دشمن بنے کہ جب تک اسے پیس نہ لے اور تکلیف اور دکھ نہ پہنچالے صبر ہی نہ کرے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ انسانی فطرت میں یہ بات ہے کہ گالی سے مشتعل ہوجاتا ہے مگر اس سے ترقی کرنی چاہئے۔ جو دکھ دیتے ہیں انہیں سمجھو کہ وہ کچھ چیز نہیں۔ اگر تم پر خدا راضی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ ناراض ہے تو خواہ ساری دنیا تم سے خوش ہو وہ بے فائدہ ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ اگر تم مداہنہ سے دوسری قوموں کو ملو تو کامیاب نہیں ہوسکتے۔ خدا ہی ہے جو کامیاب کرتا ہے اگر وہ راضی ہے تو ساری دنیا ناراض ہو تو پرواہ نہ کرو۔ ہر ایک جو اس وقت سنتا ہے یاد رکھے کہ تمہارا ہتھیار دعا ہے اس لیے چاہئے کہ دعا میں لگے رہو۔ یہ یاد رکھو کہ معصیت اور فسق کو نہ واعظ دور کرسکتے ہیں اور نہ کوئی اور حیلہ۔ اس کے لیے ایک ہی راہ ہے اور وہ دعا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہی ہمیں فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں نیکی کی طرف خیال آنا اور بدی کو چھوڑنا چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ یہ انقلاب چاہتی ہے اور یہ انقلاب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ دعاؤں سے ہوگا۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں۔ اس کا وعدہ ہے ادعونی ...... (المومن:61) عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اس لیے اس سے پرے نہیں جاسکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں یہ دعا کیا ہوگی اور ہماری تبدیلی کیسے ہوسکے گی یہ غلطی ہے۔ بعض وقت انسان خطاؤں کے ساتھ ہی ان پر غالب آسکتا ہے۔ اس لیے کہ اصل فطرت میں پاکیزگی ہے۔ دیکھو پانی خواہ کیسا ہی گرم ہو لیکن جب وہ آگ پر ڈالا جاتا ہے تو وہ بہرحال آگ کو بجھا دیتا ہے اس لیے کہ فطرتاً برودت اس میں ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک میں یہ مادہ موجود ہے وہ پاکیزگی کہیں نہیں گئی۔ اسی طرح تمہاری طبیعتوں میں خواہ کیسے ہی جذبات ہوں، رو کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ دور کردے گا۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 131)

تبصرہ کتب

خطبات طاہر جلد 11 (خطبات جمعہ 1992ء)

خطبات جمعہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

ناشر: طاہر فاؤنڈیشن ربوہ

ضخامت: 1005 صفحات

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 1992ء کا سال بہت اہم مقام رکھتا ہے یہ سال ایسے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب خلیفۃ المسیح کی آواز ہواؤں کے دوش پر دنیا کے کناروں تک پہنچنے لگی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سیٹلائٹ کے ذریعہ پہلے براہ راست نشر ہونے والے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔ ”آج کا دن احمدیت کی تاریخ میں بہت ہی مبارک دن ہے۔ ...... اس پہلو سے آج کا خطبہ جماعت احمدیہ کی صداقت اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے اظہار کے لئے ایک بہت عظیم نشان بن کر ظاہر ہوا ہے۔ صوتی لحاظ سے ہی نہیں آج تصویری لحاظ سے بھی بنی نوع انسان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کے اس عاجز غلام اور خلیفۃ المسیح کو یہ توفیق ملی ہے کہ ایسا خطبہ دے رہا ہے اور ایسا جمعہ پڑھا رہا ہے جو ایک بہت ہی طاقتور براعظم کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صوتی لحاظ سے بھی پہنچ رہا ہے اور تصویری لحاظ سے بھی پہنچ رہا ہے۔ ...... یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے“۔ (خطبہ جمعہ 31 جنوری 1992ء)

خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر آغاز سے ہی اپنے فضلوں کی بارش برسانا مقدر کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ظہور سے لے کر ہر خلیفہ وقت کے مبارک ادوار میں خدا تعالیٰ کے پیار کا اظہار اور اس کی جناب سے ظاہر ہونے والی ترقیات اس بات کی آئینہ دار ہیں اور پھر 1992ء کا سال اس لحاظ سے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ اس سال خدا تعالیٰ نے جماعت کو ایم ٹی اے کا تحفہ عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے MTA کے آغاز پر فرمایا۔

”جب آسمان سے جماعت پر فضلوں کی بارشیں نازل ہوں گی تو کیا تمہاری چھتریاں اور سائبان بارشوں کو روک سکیں گے۔ وہ رحمتوں کے بادل جو افق تا افق پھیلے ہوں اور رحمتوں کے وہ بادل جو آج چار براعظموں تک پھیل چکے ہیں اور خدا کے فضلوں کی بارشیں برسا رہے ہیں“۔

(خطبہ جمعہ 21 ر اگست 1992ء)

اس سال جماعت احمدیہ دعوت الی اللہ کے نئے دور میں داخل ہوئی۔ خطبات طاہر جلد 11 1992ء کے 51 معرکۃ الآراء اور پُر معارف خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ حضور نے دعوت الی اللہ کے موضوع پر اس سال 11 خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ اسی طرح تربیتی جہاد کے نقطہ نظر سے جھوٹ، بددیانتی اور بدظنی کوئی خطبات کا موضوع بنائے رکھا جو اس جلد کی زینت ہیں اور دعوت الی اللہ اور جماعت کے احباب و خواتین کے لئے تربیت کے راہنما اصول ہیں۔

دعوت الی اللہ کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

”پس تقویٰ کو پیش نظر رکھ کر اگر آپ (دعوت الی اللہ کے) منصوبہ بنائیں گے تو آپ کے اندر بہت ہی حیرت انگیز نفسیاتی تبدیلیاں پیدا ہوں گی سب سے پہلے آپ اپنی نیت کو پرکھیں گے کہ آپ کیوں (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں۔ کیا محض للہ ہے یا تعداد بڑھانے کے لئے ہے یا اپنے نفس کے دکھاوے کے لئے ہے۔ کئی قسم کی نیتیں نیکیوں میں داخل ہوجایا کرتی ہیں اور ان کو گندا کر دیتی ہیں۔ پس تقویٰ کے ساتھ پہلے نیتوں کو کھنگالنا اور ان کو صاف کرنا بے انتہاء ضروری ہے ورنہ اگر آپ تعداد بڑھانے کے لئے (دعوت الی اللہ) کریں گے تو یہ ایک قسم Territorial Movement بن جائے گی۔ ......“ (خطبہ جمعہ 13 مارچ 1992ء)

جھوٹ پر غلبہ پانے کے حوالے سے حضور فرماتے ہیں:۔

”پس یہ عادت ڈالیں کہ جو بھی بات ہو اس کی اس سوچ کا تجزیہ کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ روزمرہ کی بالکل معصوم باتوں میں بھی نفس کو جھوٹے بہانے بنانے کی عادت ہے۔ ...... پس اگر انسان کو عادت ہو اس کا سراغ لگائے اور واپس پہنچے کہ میں نے یہ بات کیوں کردی تھی۔ یہ جو فلاں صاحب رستے میں ملے تھے میں نے ان کو یہ کہہ دیا اور اکثر باتیں اس لئے کہی ہیں کہ میں ان کے سامنے اور زیادہ اچھا بنوں اور اچھا بننے کے شوق میں بہت سی جگہ جھوٹ کے سہارے لئے جاتے ہیں۔ پس انسان کو جب تک جھوٹ کی تلاش کی عادت نہ ہو یعنی جھوٹ کی نیتوں کی جڑوں تک پہنچنے کی عادت نہ ہو تو وہ حقیقت میں جھوٹ پر غلبہ نہیں پاسکتا“۔ (خطبہ جمعہ 14 ر اگست 1992ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات جمعہ کا ہر لفظ اپنے مقام پر موزوں اور موتیوں کی طرح ترتیب سے جڑا ہوتا ہے۔ کوئی بھی خطبہ پڑھنا شروع کردیں چھوڑنے کو دل ہی نہیں کرتا۔ قابل تقلید سنہری باتوں پر مشتمل یہ خزانے آپ کو خطبات طاہر میں چمک دمک دکھاتے ہوئے ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان خزائن سے وافر حصہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس دور میں ہم ان روحانی خزائن کو اپنی جھولیوں میں بھرنے والے ہوں۔

(ایف شمس)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

38 آخری قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جاپان

ٹوکیو کے ایک علاقہ کا وزٹ، نیشنل عاملہ کو ہدایات، تقریب آمین اور بیت الفضل لندن میں استقبال

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

11 نومبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

ٹوکیو کے ایک علاقہ کا وزٹ

آج جماعت جاپان نے ٹوکیو شہر کے ایک علاقہ Asakusa کے وزٹ کا پروگرام بنایا تھا۔ یہ علاقہ ٹوکیو (Tokyo) کے سب سے زیادہ روایتی علاقوں میں سے ہے اور اپنے قدیم شہر کے مناظر اور بدھ مت کے تاریخی ٹیمپلز کی وجہ سے مشہور ہے۔

یہ صدیوں پرانا Asakusa Kannon Temple جاپان کے لوگوں کا قدیم ترین ٹیمپل ہے جو کہ Sensouji Temple کہلاتا ہے۔ عرف عام میں اسے Kannon کے رحیم دیوتا کی وجہ سے ہمدردی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ اس کا احاطہ بڑا وسیع ہے اور بیرونی احاطہ میں نمائشیں اور بازار لگتے ہیں اور ایک بہت بڑی تعداد جو ہزاروں میں ہوتی ہے روزانہ اس جگہ کا وزٹ کرتی ہے۔ یہاں کا بازار جاپان کا قدیم روایتی بازار ہے اور آج کے اس دور میں بھی جاپان کے اس قدیم بازار کو دیکھا جاسکتا ہے۔

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور اس علاقہ کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پینتالیس منٹ کے سفر کے بعد بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Asakusa کے علاقہ میں تشریف آوری ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اس علاقہ میں داخل ہوئے تو اس علاقہ کے وزٹ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرنور شخصیت ہزاروں کی تعداد میں موجود ٹورسٹ کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ مرد خواتین اور بچوں بچیوں، قریباً سبھی کے ہاتھوں میں کیمرے تھے۔ یہ سب حضور انور کو مسلسل دیکھتے رہے اور تصاویر بناتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی قدم رکھتے اور جس طرف بھی آگے بڑھتے وہاں اردگرد سینکڑوں کیمرے فضا میں بلند ہوجاتے اور ہر طرف مسلسل تصاویر کھینچی جارہی تھیں۔ پھر یہیں پر بس نہیں بلکہ سینکڑوں فیملیز مرد و خواتین، بچوں اور بچیوں نے بار بار حضور انور کی خدمت میں درخواست کرکے تصاویر بنوائیں۔ مختلف فیملیز کے گروپس جگہ جگہ حضور انور کو روک لیتے اور تصاویر بنوانے کی درخواست کرتے۔ بچے بچیاں حضور انور کے دائیں بائیں اور آگے کھڑی ہوجاتیں اور تصاویر بنواتیں، ویڈیو بنواتیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں لوگوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور حضور انور کی شفقتوں اور برکتوں سے حصہ پایا۔

تھائی لینڈ سے بدھسٹ کا ایک گروپ بھی یہاں اس تاریخی ٹیمپل کی زیارت اور اپنی عبادت کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس گروپ کے ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ایک ایرانی دوست دور سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر قریب آئے اور شرف مصافحہ حاصل کرنے کے بعد درخواست کرکے تصویر بنوائی۔

ایک افریقن پادری بھی حضور انور کے پاس آئے اور اپنا تعارف کروایا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

بیت فضل لندن کے ساتھ والی سڑک Melrose Road پر رہنے والے ایک انگریز میاں بیوی نے اچانک حضور انور کو دیکھا تو وہ حضور کے قریب آگئے اور بتایا کہ ہم وہاں لندن میں (بیت) کے ساتھ ہی رہتے ہیں اور وہاں حضور کو آتا جاتا دیکھتے ہیں۔ ان دونوں نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً ڈیڑھ گھنٹہ یہاں پر رہے اور قریباً یہ سارا وقت ہی ان جاپانی فیملیز نے حضور انور کے بابرکت وجود کو گھیرے رکھا اور باری باری قدم قدم پر تصاویر بناتے رہے۔

پروگرام کے مطابق دو بجے یہاں سے واپس رہائش گاہ ہوٹل Inter Continental روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک جگہ رک کر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ بعدازاں یہاں سے روانہ ہو کر سوا چار بجے ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج شام پروگرام کے مطابق ٹوکیو جماعت کی فیملی ملاقاتیں اور بعدازاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ تھی۔ اس کا انتظام ہوٹل میں ہی کیا گیا تھا۔

فیملی ملاقاتیں

چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملاقاتوں کے پروگرام کے لئے تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقاتوں کے اس سیشن میں 24 فیملیز کے 87 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں انڈونیشیا اور کوریا سے آئے ہوئے مہمان بھی شامل تھے۔ جاپان سے ایک فیملی پاکستان گئی ہوئی تھی۔ جب انہیں علم ہوا کہ حضور انور جاپان آئے ہوئے ہیں تو وہ اپنے پروگرام ختم کرکے آج ہی پاکستان سے واپس جاپان پہنچی اور حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کی سعادت پانے والی ان تمام فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی بچیوں اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

دفتری ملاقاتیں

قرآن کریم کے جاپانی ترجمہ کی نظر ثانی کرنے میں مدد دینے والی لڑکوں اور لڑکیوں پر مشتمل ٹیم نے بھی علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں حضور انور سے ملاقات کی اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل صدر صاحب جاپان نے دفتری ملاقات کی اور مختلف معاملات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات سے نوازا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

نیشنل عاملہ کی میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

جنرل سیکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری دو جماعتیں ہیں ناگویا اور ٹوکیو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا دونوں جماعتوں سے رپورٹس لیا کریں اور جو سیکرٹریان ہیں وہ اپنے اپنے شعبوں پر تبصرہ کیا کریں اور صدر صاحب کی طرف سے بھی ان رپورٹس پر تبصرہ جانا چاہئے اس طرح کارکردگی بہتر ہوگی۔

نیشنل سیکرٹری مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ بجٹ، کمانے والوں کی تعداد اور یہاں کی ماہانہ انکم کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ سالانہ بجٹ تو 15 ملین ین ہے۔ جبکہ کمانے والوں کی تعداد 90 ہے اور ان میں سے 79 چندہ کے نظام میں شامل ہیں۔

حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ مختلف پہلوؤں سے چندہ کے معیار اور یہاں کے مختلف لوگوں کی آمد کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کے چندہ کا معیار تو بہت بڑھ سکتا ہے اور جو آپ کا پندرہ ملین ین کا بجٹ ہے یہ تو عام لوگوں سے ہی پورا ہوسکتا ہے۔ جبکہ یہاں بزنس مین بھی ہیں اور بعض دوسرے اچھے کمانے والے ہیں۔ ان کو یہ احساس دلوائیں کہ چندہ شرح کے مطابق دینے کی کوشش کریں۔ چندہ کوئی Tax نہیں ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ جو دینا ہے ایمانداری سے دیں۔ غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری وصیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصیان کی تعداد 46 ہے۔ جن میں 18 خواتین ہیں اور ان خواتین میں سے بھی بعض کمانے والی نہیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے جو پچاس فیصد موصیان کا ٹارگٹ پورا کرنا ہے وہ 90 جو کمانے والے لوگ ہیں ان کا پچاس فیصد کرنا ہے۔ اس لحاظ سے آپ اپنے ٹارگٹ سے پیچھے ہیں۔ اس لئے اس کمی کو دور کریں اور اپنا ہدف پورا کریں۔ حضور انور نے فرمایا ایک موصی کا معیار تقویٰ اور نمازوں کی ادائیگی کا بہت اچھا ہونا چاہئے۔ صرف یہ نہیں کہ چندہ کا معیار بہتر ہو اور چندہ کی طرف ہی توجہ ہو بلکہ اعلیٰ اخلاقی معیار بھی ہونا چاہئے۔

سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ لوگوں کو کام دلوانے میں اور ان کے بزنس میں ان کی مدد کرتا ہوں اور اس شعبہ کے تحت دوسرے مختلف مفوضہ امور سرانجام دینے

کی توفیق مل رہی ہے۔

سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں چندوں میں 198 میں سے 163 افراد جماعت شامل ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کوشش کریں کہ باقی بھی شامل ہوں۔ سو فیصد شامل ہوں۔ آپ کی جماعت چھوٹی ہے یہاں تو ہر ایک کو شامل ہونا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں احباب سے وقف عارضی کروائیں۔ یہاں بہت زیادہ کام ہونے والا ہے۔ اس پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ وقف عارضی کی تحریک کی تھی۔ لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تحریک کر کے بیٹھ نہیں جانا چاہئے بلکہ مسلسل یاددہانی کی ضرورت ہے۔ Follow Up کیا کریں۔ اپنے کام کو آرگنائز کریں۔

سیکرٹری صاحب نے قرآن کریم پڑھانے کے حوالہ سے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ہفتہ میں تین دن کلاسیں لیتے ہیں۔ لیکن بعض بچے اس میں شامل نہیں ہوتے۔ حضور انور نے فرمایا جاپانی زبان میں پڑھائیں اور جو بچے شامل نہیں ہوتے ان کے لئے مربی صاحب اور سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ ذیلی تنظیموں کے ساتھ مل کر کوشش کریں اور ان بچوں کو ان کلاسز میں شامل کریں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب کو فرمایا کہ آپ نے مسلسل کام کئے جانا ہے ایک وقت آئے گا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ واقفین نو کی کل تعداد 27 ہے۔ ان میں سے جو پندرہ سال سے اوپر ہیں ان کی تعداد بارہ ہے اور ان سب نے اپنا وقف فارم پُر کر دیا ہوا ہے اور اس کی اطلاع مرکز کو کی جا چکی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ان سب واقفین نو کو بتائیں کہ وقف نو کوئی ٹائٹل نہیں ہے بلکہ آپ نے اپنی ساری زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ آپ میں سے ہر ایک واقف زندگی ہے۔ اب جو جماعت آپ کو کہے گی آپ نے وہی کرنا ہے آپ کا اپنا اختیار نہیں رہے گا۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اپنا رسالہ النور جاپانی زبان میں شائع کرتے ہیں اور یہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات کا ترجمہ کر کے شائع کریں اور گھروں میں دیں۔ لوگ پڑھ لیں گے۔ یہ تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہاں زندگی بہت ایڈوانس ہے۔ دنیاداری کی طرف توجہ زیادہ ہے۔ تربیت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال جاپان میں تین بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے لٹریچر کتنا موجود ہے۔ حضور انور نے اب تک طبع ہونے والے لٹریچر اور کتب کا جائزہ لیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی جن کتب کے تراجم ہو چکے ہیں ان کا جائزہ لیا۔ کشتی نوح اور اسلامی اصول کی فلاسفی شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ دیباچہ تفسیر القرآن اور لائف آف محمد کے تراجم ہو چکے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جن جن کتب کے تراجم ہو چکے ہیں۔ اب ان کو جلد شائع کرنے کی پلاننگ کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ وکیل اعلیٰ صاحب خطبہ جمعہ کا جو خلاصہ نکال کر بھجواتے ہیں اس کا ترجمہ کر کے جماعت کے ہر فرد تک پہنچایا کریں۔ ہر ہفتہ لوگوں کے پاس یہ ترجمہ پہنچ جایا کرے۔ ای میل کے ذریعہ بھجوا دیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے لئے ایک دو ورقہ شائع کریں اور یہ کثرت سے تقسیم کریں۔ آج آپ وہاں Asakusa کے وزٹ کے دوران تقسیم کر رہے تھے۔ جس پر ایک دوست نے عرض کیا کہ پچاس کاپیاں تقسیم کی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا زیادہ تعداد میں ساتھ رکھنا چاہئے تھا۔ ہزار بھی ہوتیں تو تقسیم ہو جاتیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی لٹریچر کی اشاعت کا باقاعدہ پلان کریں کہ کتنا چاہئے۔ اگر جاپان میں اشاعت مہنگی ہے تو سنگاپور سے اشاعت کا جائزہ لیں۔ سنگاپور سے شائع ہو سکتا ہے۔ یو کے سے بھی اشاعت کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب آپ نے نئی جگہ حاصل کر لی ہے۔ جو وسیع ہے۔ اب آپ کو دو چار چھ ماہ کے اندر سٹوریج کے لئے جگہ مل جائے گی۔ اس لئے لٹریچر کی اشاعت کا پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا لٹریچر تیار کرتے ہوئے یہ پلان بھی ہونا چاہئے کہ جاپانی قوم کو اس کے مزاج کے مطابق کون سا لٹریچر دینا ہے اور کن مواضیع پر لٹریچر تیار کرنا ہے۔ مذہب کی دلچسپی دلانے کے لئے کیا ضرورت ہے اور کون سا لٹریچر تیار کرنا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ پر یقین دلانے کے لئے کیا دینا ہے۔

حضور انور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ دعوت الی اللہ کے لئے پلان بناؤ اور اپنے خدام کو Involve کرو۔ کچھ سوالات تیار کر کے اور چند علاقوں کا انتخاب کر کے ریسرچ کرو اور سروے کرو۔ اس سروے کے نتیجہ میں سوالات کے جو جوابات موصول ہوں گے۔ اس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ ان لوگوں کا مزاج کیا ہے اور ان کے کیا مسائل ہیں اور انہیں اپنے جوابات کے لئے کس قسم کا لٹریچر چاہئے۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کو ہدایت فرمائی کہ (دعوت الی اللہ) کے لئے اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے پلان کریں۔ آپ بڑے بڑے منصوبے بنا رہے ہیں۔ پہلے تو کچھ چھوٹے لیول پر کر کے دکھائیں پھر آگے قدم بڑھائیں۔ بڑے منصوبے بنانا ایسے ہی ہے کہ پرائمری کا امتحان تو پاس نہیں کیا اور MA کی ڈگری لینے کی کوشش شروع کر دی۔

حضور انور نے فرمایا مجلس عاملہ کے ممبران اپنے ذاتی روابط اور تعلقات بنا کر (دعوت الی اللہ) شروع کر دیں تو پانچ چھ بیعتیں تو اس طرح بھی ہو سکتی ہیں۔ آپ میں سے بہت سے جاپانیوں کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں۔ مل کر کام کرتے ہیں۔ اس معاشرے میں ان کے ساتھ رہتے ہیں تو انہیں پیغام پہنچانا چاہئے اور دعوت الی اللہ کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، دونوں جماعتوں کی مجالس عاملہ کے ممبران، ذیلی تنظیموں کی عاملہ کے ممبران، اگر ہر ایک دعوت الی اللہ کے لئے کوشش کرے اور ذاتی رابطے اور تعلق بنا کر پیغام پہنچائے تو پچاس ساٹھ بیعتیں تو اس طرح ہی ہو سکتی ہیں۔

نیشنل سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ ناگویا کے بعد ٹوکیو میں بھی بیت کی بہت ضرورت ہے۔ یہاں جماعتی سنٹر کرائے پر ہے۔ جس کے سالانہ اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر فی الحال اپنا سنٹر بنا لیا جائے تو کرایہ کے ان اخراجات سے بچا جا سکتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا پہلے ناگویا کی بیت کو جلد مکمل کریں اور جماعت رجسٹرڈ کروائیں پھر ٹوکیو کا پلان بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا سر دست ایک چھوٹا سا ہال، ایک دو کمرے اور وضو کے لئے جگہیں وغیرہ بنائی جا سکتی ہیں۔ یہ جائزہ لے کر بتائیں کہ ٹوکیو میں جو جگہ جماعت کے پاس موجود ہے اس پر اگر ایک چھوٹا سا ہال جس میں پچاس یا سو آدمی نماز پڑھ سکتے ہوں، ایک دو کمرے، وضو کرنے کی جگہیں اور کچن وغیرہ بنایا جائے تو کیا خرچ آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ یہ موجودہ قطعہ زمین ٹوکیو سے کافی باہر ہے اور شہر سے دور ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جہاں پر احمدی دوستوں کے گھر ہیں وہاں سے آدھ گھنٹہ کے فاصلہ پر کوئی مناسب جگہ دیکھیں۔ پلاٹ دیکھیں جہاں بیت وغیرہ تعمیر کرنے کی اجازت ہو۔ یا اگر کوئی بنی بنائی عمارت، ہال وغیرہ مل سکتا ہے تو لے لیں۔

حضور انور نے فرمایا آپس میں پیار و محبت سے رہنا سیکھیں۔ اکائی پیدا ہو گی تو آپ کے ہر کام میں برکت پڑ جائے گی۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے تمام طلباء کا Data مکمل کریں۔ یونیورسٹیز، کالجز، ہائی سکولز، اور پرائمری سکولز میں جو طلباء اور طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان سب کے کوائف اور ریکارڈ مکمل ہو۔ عمر (Age) کے حساب بھی ریکارڈ ہو اور پھر مضامین کے حساب بھی ریکارڈ مکمل ہے کہ کس کس مضمون میں کتنے کتنے طلباء تعلیم کی کس سٹیج پر ہیں۔

زعیم انصار اللہ نے اس موقع پر عرض کیا کہ ہم نے پانچ صد قرآن کریم جاپان کی مختلف لائبریریوں میں رکھے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا دوسروں کو بھی کہیں کہ وہ بھی یہ کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا خدمت خلق کے کاموں کے ذریعہ اخبارات اور میڈیا، پریس میں جو پروجیکشن ہوتی ہے اس سے جماعت کا تعارف بڑھتا ہے اور آجکل کے حالات میں یہ پروجیکشن ضروری ہے تا کہ (دین حق) کا حسین چہرہ لوگوں کے سامنے آئے اور (دین حق) کی ایک منفی تصویر جو ان کے دلوں میں ہے وہ ختم ہو۔

نیشنل مجلس عاملہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ نو بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ اجتماعی گروپ فوٹو بنوائی ہے۔

تقریب آمین

بعد ازاں تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزم یحییٰ احمد، نعیم احمد اور فرزان احمد سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد کوریا (Korea) سے آنے والے دونوں مربیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

جاپان کی ایک مشہور اخبار آساہی کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا تھا۔ یہ جاپان کی دوسری بڑی اخبار ہے۔ جس کی سرکولیشن دو کروڑ سے زائد ہے۔ اس اخبار نے اپنی 14 نومبر 2013ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ دورہ کے حوالہ سے درج ذیل خبر شائع کی۔

Tsushima میں ایک (دینی) فرقہ کے

مرکز کی بنیاد

(دین حق) کے ایک فرقہ احمدیت جن کا مرکز لندن میں ہے، کے سپریم لیڈر مرزا مسرور احمد صاحب نے 9 نومبر کو ناگویا میں ایک استقبالیہ کے موقع پر خطاب سے قبل آساہی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے Tsushima کے علاوہ Hiruma میں جاپان کی پہلی احمدیہ (بیت) کے قیام کا اعلان فرمایا۔

جماعت احمدیہ جاپان (جس کا مرکز ناگویا کے علاقہ میتو میں واقع ہے) کے ذرائع کے مطابق یہ (بیت) پہلے ایک سپورٹس ہال تھی اور یہ دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے اور اس کا باقاعدہ افتتاح نئے سال کے آغاز تک متوقع ہے۔

خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ مذہب یا قومیت کے امتیاز سے الگ ہو کر ہر شخص اس بیت میں تشریف لاسکتا ہے۔

12 نومبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پندرہ منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

لندن روانگی

آج جاپان سے لندن روانگی کا دن تھا۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور ٹوکیو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Narita کے لئے روانگی ہوئی۔

ایئرپورٹ پر صبح پر سے ہی ٹوکیو اور ناگویا کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔

وزارت خارجہ جاپان کے دو پروٹوکول آفیسرز خصوصی انتظامات کے لئے ایئرپورٹ پر آئے ہوئے تھے۔ اس خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈز کے حصول اور پاسپورٹس پر Exit Stamp لگنے کی کارروائی پہلے سے ہی مکمل ہو چکی تھی۔

نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور کو Receive کیا اور اپنے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الوداع کہنے کے لئے آنے والے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ایئرپورٹ کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور دونوں پروٹوکول آفیسرز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ فرسٹ کلاس لاؤنج میں لے آئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ دیر کے لئے یہاں قیام فرمایا۔ یہاں سے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ پروٹوکول آفیسرز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑ کر واپس گئے۔

لندن آمد

برٹش ایئرویز کی پرواز BA06 گیارہ بجکر بیس منٹ پر Narita ایئرپورٹ ٹوکیو سے لندن (برطانیہ) کے ہیتھرو ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ساڑھے بارہ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد لندن (یوکے) کے مقامی وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے جہاز لندن کے ہیتھرو انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ برطانیہ کا وقت جاپان کے وقت سے نو گھنٹے پیچھے ہے۔

جہاز کے دروازہ پر ایئرپورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Receive کیا اور اپنے ساتھ سپیشل لاؤنج میں لے آئے۔

لاؤنج میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے)، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب (صدر مجلس انصاراللہ یوکے) اور مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بیت الفضل میں استقبال

امیگریشن افسر نے اسی لاؤنج میں آکر پاسپورٹ دیکھے۔ یہاں ایئرپورٹ سے چار بجے روانہ ہو کر قریباً پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت فضل لندن میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بیت فضل کے احاطہ کو خوبصورت اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

بیت کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں اور دوسرے طرف مرد احباب تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے سامنے سے گزرتے ہوئے مرد احباب کے پاس تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج ہر چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا کہ آج ان کا محبوب آقا کامیاب وکامران ان میں واپس لوٹ آیا تھا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مشرق بعید کے ممالک سنگاپور، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جاپان کا یہ تاریخ ساز اور دوررس نتائج کا حامل دورہ، اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے، عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیبوں کو اس تاریخی اہمیت کے حامل سفر میں ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں۔

1۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

2۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)

3۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)

4۔ مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس سیکشن لندن)

5۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

6۔ مکرم سید محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت لندن)

7۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)

8۔ مکرم سخاوت احمد باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)

9۔ مکرم خالد محمود اکرم صاحب (شعبہ حفاظت)

10۔ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

اس کے علاوہ MTA انٹرنیشنل یوکے کے درج ذیل ممبران نے خطبات جمعہ، جلسہ کے خطابات اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور Live ٹرانسمیشن کے لئے شریک سفر ہونے کی سعادت پائی۔

1۔ مکرم منیر احمد عودہ صاحب

2۔ مکرم توقیر احمد مرزا صاحب

3۔ مکرم سفیر الدین قمر صاحب

4۔ مکرم عطاء الاول عباسی صاحب

اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

ایک عارف باللہ کے دلگداز اشعار

حضرت مولانا غلام رسول صاحب (1813ء-1874ء) ساکن قلعہ جہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ ایک ربانی بزرگ تھے جو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولوی عبدالحی فرنگی محل اور حضرت مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے اور اپنے زمانہ کے مشہور واعظ اور پنجابی شاعر تھے۔

حضرت میاں خیر الدین سیکھوانی (مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے صدر مولانا قمرالدین فاضل کے والد ماجد) کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود کی فرمائش پر میں نے مولانا غلام رسول صاحب کے حسب ذیل چار شعر سنائے۔

دلا غافل نہ ہو اک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
نہ بیلی ہو گا نہ بھائی نہ بیٹا باپ اور مائی
تو کیا پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
ترا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
ہووے گا ایک دن مردار یہ کرموں نے کھانا ہے
غلام اک دن نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرہ
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 271-272)

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے صرف دو شعر انسان پر لرزہ طاری کرنے کے لئے کافی ہیں۔

وہ دن بھی ایک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے
اک دن تمہارا لوگ جنازہ اٹھائیں گے
اور دفن کر کے گھر میں تاسف سے آئیں گے

بقیہ صفحہ 6

آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ کے علاوہ آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے باپ اور بیٹی کا بھی آپس بہت ہی پیار تھا اللہ تعالیٰ آپ کی بیٹی کو صبر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اپنے عظیم باپ کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سب بچے برسرروزگار اور شادی شدہ ہیں ایک بیٹا سکندر عبداللہ باجوہ اس وقت سمٹ بنک ربوہ میں مینیجر ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، سب دین کی خدمت کرنے والے ہوں۔ خاکسار کی اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ کو اپنے فضل سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

مکرم مبشر احمد عابد صاحب

میرے بزرگ دوست چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ

میرے نہایت ہی پیارے اور بزرگ دوست مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ آف کھوکھر والی ضلع نارووال مورخہ 10/اپریل 2013ء کو 80 سال کی عمر وفات پا گئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت آپ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ میں 1933ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا نام مکرم چوہدری رشید احمد باجوہ تھا جو مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب باجوہ (ماموں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب) کے بیٹے تھے۔ چوہدری مبشر احمد صاحب نے میٹرک تک تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے حاصل کی لیکن پارٹیشن کی وجہ سے میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں دیا اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں زیر تعلیم رہے۔ آپ اپنے چچا مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ آف کھوکھر والی کے ساتھ رہائش پذیر تھے جو داتا زید کا سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے اور وہیں پر زمیندارہ ہی آپ کا روزگار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے علاقہ میں سیاست میں بہت اثر و رسوخ دیا تھا اپنے علاقہ کے غریب لوگوں کی خدمت بلا مذہب وملت اپنے پاس سے رقم خرچ کر کے کرتے تھے جماعتی خدمت آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ دنیاوی جتنا ضروری کام ہوتا جماعتی کام کو ترجیح دیتے آپ کو اکثر مظلوم لوگوں کی دادرسی کے لئے تھانہ کچہری میں جانا پڑتا اکثر لوگوں کا کام کرا کر آتے اور ہمیشہ مظلوم کی مدد کرتے، مقدمات میں آپ کے مخالفین گواہی دیتے کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ایک دفعہ ایک مقدمہ میں ایک پولیس افسر نے مجمع میں کہا کہ چوہدری صاحب آپ اپنے لوگوں کے حق میں قسم دے سکتے ہیں تو آپ نے اس آفیسر سے کہا کہ آپ اس علاقہ میں نئے آئے ہیں چوہدری صاحب نے اسی مجمع میں ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ **شخص میرا مخالف ہے اور مخالف فریق کی مدد کرنے آیا ہے اس سے پوچھ لو کہ میں نے کبھی کسی معاملہ میں جھوٹ بولا ہے تو اس مخالف شخص نے بھری مجلس میں برملا اقرار کیا کہ ہاں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ چوہدری صاحب نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔** چوہدری صاحب نے متعلقہ آفیسر سے کہا کہ میری زبان ہی میری قسم ہے اس پر پورے مجمع پر ایک سکوت طاری ہو گیا۔ ضلع کے سیاستدانوں کے ساتھ آپ کے گہرے مراسم تھے اور الیکشن میں ان کی مدد بھی کرتے اکثر سیاستدان کہتے کہ آپ کا ہمارے ساتھ چلنا ہی ہماری جیت کی علامت ہے لیکن آپ کے اندر جماعتی غیرت اس قدر تھی کہ جس نے ایک دفعہ معمولی سا بھی جماعت کے خلاف کوئی فقرہ بولا اس کے ساتھ پھر کبھی تعلق نہیں رکھا۔ آپ کو جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا آپ نے خود کبھی کسی عہدہ کی خواہش نہ کی لیکن جماعت کی طرف سے جو کام مل جاتا اس کو پوری ہمت کے ساتھ کرتے سیلاب زدگان کی آپ نے ہر موقع پر جماعت کی ٹیم کے ساتھ مدد کی، اپنے ہاتھوں سے خود بھی کام کرتے اور دوسرے خدام سے بھی کراتے۔ 1984ء کے بعد جماعتی مقدمات میں آپ کو پورے ضلع میں بہت ہی خدمت کا موقع ملتا رہا اکثر جگہ پر تھانے میں خود پہنچ کر پرچہ ہی نہ ہونے دیتے لیکن اگر ضلع میں کہیں پرچہ ہو جاتا اور امیر صاحب ضلع آپ کی ڈیوٹی لگاتے تو اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے جب تک جماعت کے دوستوں کی ضمانتیں نہ کروا لیتے اور ہر پیشی پر پہنچ کر خود اسیران راہ مولیٰ کی حوصلہ افزائی کرتے اور اگر اسیران جیل میں ہوتے تو وہاں بھی ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے کئی بیوت سے جب کلمہ مٹانے لوگ آتے تو سوائے پولیس کے کسی کو آگے نہ آنے دیتے۔ جن دیہاتوں میں اکیلا احمدیوں کا گھر تھا ان کا مشکل دنوں میں بہت خیال رکھتے۔

بہت غریب پرور انسان تھے غریبوں کی مدد کرنے میں احمدی غیر احمدی کا کوئی فرق نہیں تھا جو آپ سے مدد طلب کرتا اس کی حسب استطاعت فوراً مدد کرتے جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے، مربیان کے ساتھ بہت محبت کا سلوک کرتے۔ جب خاکسار جامعہ پاس کر کے پہلی دفعہ ان کے حلقہ میں گیا تو مجھ سے ہر طرح کے حالات معلوم کر کے ہر طرح کا خیال رکھا میں اس وقت بہت چھوٹی عمر کا بالکل ناتجربہ کار تھا لیکن چوہدری صاحب نے ہر کام میں بہت مدد اور راہنمائی فرمائی اور ہر ایک سیاسی اور غیر سیاسی شخص کے ساتھ بہت احسن انداز میں تعارف کرایا علاقہ میں خاکسار کو کسی جگہ کوئی مشکل پیش آتی فوراً آپ کا کوئی تعلق والا شخص نکل آتا کیونکہ علاقہ میں آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ایک دفعہ آپ ڈیرہ پر کافی زیادہ پولیس کے ساتھ بیٹھے تھے مجھے دیکھ کر فوراً اٹھ کر آ گئے اور مجھے گھر لے آئے پھر باقی احمدی دوست بھی ہمارے پاس جمع ہو گئے اور ہم وہاں جماعتی کام کرتے رہے۔ خاکسار نے عرض کی چوہدری صاحب آپ ان لوگوں کے پاس بیٹھتے اور ان کی بات سنتے تو جواب دیا کہ ان کا کام میں نے کر دیا تھا اب انہوں نے صرف کھانا کھانا ہے اس لئے میں اٹھ کر آ گیا ہوں کیونکہ جماعتی مہمان کو ترجیح دینی چاہئے۔ اس وقت میرے لئے ایک عجیب نظارہ تھا ایک طرف آپ کے ملازم پولیس کو کھانا کھلا رہے تھے تو دوسری طرف آپ میری مہمان نوازی کے لئے خود اشیائے خورونوش اٹھا کر لا رہے تھے حالانکہ آپ مجھ سے عمر میں بہت بڑے تھے۔ اس وقت مجھے تو سخت عجیب سی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی لیکن چوہدری صاحب عاجزی کے ساتھ میری مہمان نوازی میں مگن تھے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دے۔

آپ جماعتی خدمت تو شروع سے ہی کرتے تھے لیکن جب میں اس علاقہ میں گیا تو اس وقت آپ اپنی جماعت کے صدر اور امیر حلقہ تھے اس کے ساتھ ساتھ امور عامہ کے اکثر کام امیر صاحب ضلع آپ سے کرواتے جب نارووال ضلع الگ ہوا تو آپ اس کے امیر ضلع بھی بنے۔ لیکن سیکرٹری امور عامہ ضلع، قاضی ضلع، ناظم انصار اللہ ضلع کے علاوہ اپنی جماعت کھوکھر والی کے مسلسل صدر رہے۔ 1995ء کے بعد شوگر اور آہستہ آہستہ گردوں کی خرابی کی وجہ سے صحت کمزور ہوتی گئی لیکن جماعتی خدمت کرتے رہے تا وقت وفات بھی بطور نائب امیر ضلع کام کر رہے تھے۔ امیر صاحب ضلع کی انتہائی خوشی سے ہر کام میں ہر طرح معاونت کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔ غریبوں کی ہر طرح مالی مدد کے علاوہ آپ جماعتی چندوں میں بھی پیش پیش ہوتے۔ ایک دفعہ سارے علاقہ کی فصلیں نہ ہوئیں تو آپ کو ایک بہت مخلص دوست نے مشورہ دیا کہ ہم دونوں مرکز میں حالات لکھ کر اس دفعہ چندہ معاف کروا لیں تو آپ نے اُس کی اِس بات کو سخت ناپسند فرمایا اور چندہ کی بابت اس دوست کو نصائح فرمائیں اور پھر وقت سے پہلے کہیں سے قرض لے کر اپنا اور اس دوست کا چندہ ادا کر دیا اسی طرح ایک دوست اپنے خواب کی بناء پر احمدی ہوئے اور ہر لحاظ سے بڑے مخلص تھے لیکن ان کی اولاد احمدی نہ ہوئی۔ عمر کے آخری سالوں میں اس دوست کا چندہ اس کی اولاد نے نہ دیا جس کی اس دوست کو بہت تکلیف تھی کیونکہ وہ احمدی دوست بہت ہی خود دار اور گاؤں کے نمبردار تھے اور کسی سے مانگنا بھی نہ چاہتے تھے اور نہ اپنی اولاد کو زور دے کر کہنا چاہتے تھے۔ جب چوہدری صاحب کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے خاموشی سے اس دوست کا چندہ خود ہی ادا کر دیا اور اس دوست کی وفات سے پہلے اس کو کسی ذریعہ سے یہ بات اس لئے پہنچا دی تا کہ اس کو یہ دکھ نہ ہو کہ میرا چندہ اب ادا نہیں ہو رہا کیونکہ چوہدری صاحب کو علم تھا چندہ نہ دینے کی تکلیف اور چندہ دینے کی لذت صرف احمدی ہی جانتا ہے۔

جماعتی خدمت تو آپ کرتے ہی تھے لیکن آپ کا ایک نمایاں وصف عاجزی اور انکساری تھا دنیاوی لحاظ سے ذی وجاہت اور صاحب اثر و رسوخ ہونے کے باوجود انتہائی عاجز انسان تھے میں کبھی کبھی آپ کو نماز پڑھانے کی درخواست کرتا تو فوراً کہتے مربی صاحب میں اس قابل ہرگز نہیں ہوں آپ مجھے یہ کام نہ کہا کریں۔ 1991ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں آپ چند منٹ بیت الدعا میں جاتے اور دعا کر کے فوراً واپس آ جاتے اور جلدی بیت الدعا سے باہر آنے کی وجہ یہ بتائی کہ بیت مبارک اور بیت الفکر اور دوسرے مقامات مقدسہ پر میں لمبی دعا کر لیتا ہوں یہاں دوسرے لوگوں کا خیال آتا ہے کہ باہر کھڑے انتظار کر رہے ہیں اس لئے زیادہ دیر نہیں لگاتا۔ آپ کی عاجزی اور انکساری کا ایک واقعہ درج کرتا ہوں اور اس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوری انعام بھی آپ کو ملا اسی جلسہ کے موقعہ پر ضلع سیالکوٹ کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ اجتماعی ملاقات تھی تو سب لوگ آگے آ کر بیٹھتے گئے لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے آنے کا وقت ہونے لگا تو آپ سب سے پیچھے زمین پر بیٹھ گئے اب سب لوگ محبت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کرسی کے قریب ہوتے جا رہے تھے خدا تعالیٰ چوہدری صاحب کو انعام سے نوازنا چاہتا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تشریف لائے اور چوہدری صاحب کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے چوہدری صاحب کو پتہ بھی نہیں تھا کہ میرے پیچھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کھڑے ہیں آگے سے کسی جاننے والے نے یہ دیکھا تو اس نے فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ چوہدری صاحب کی تصویر کھینچ لی اس وقت چوہدری صاحب بالکل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے قدموں میں تھے اتنی دیر میں انتظامیہ کرسی دوسری طرف لائی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کرسی پر بیٹھ گئے، چوہدری صاحب نے منہ پھیرا تو چوہدری صاحب بالکل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے سامنے بیٹھے تھے اور اس دن بہت خوش تھے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکمل حال چال پوچھا، اس خوش قسمتی پر ملاقات کے بعد سب لوگ چوہدری صاحب کو مبارکبادیں دے رہے تھے۔

آپ نے اپنے گاؤں میں بیت الذکر بھی تعمیر کروائی جس کا کچھ خرچ آپ نے خود اور کچھ آپ کے بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں نے برداشت کیا جب خاکسار نے چوہدری صاحب کو توجہ دلائی کہ یہ بیت الذکر صدر انجمن احمدیہ کے نام کروا دیں تو آپ اگلے ہی دن خاکسار کو ساتھ لے کر نارووال گئے اور رجسٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام کروا دی اور اس کے تمام کاغذات مرکز بھجوا دیئے۔

باقی صفحہ 5 پر

(ماخوذ)

باڈی لینگویج

تاثرات اور حرکات اظہار کا مؤثر ذریعہ

تعلقات عامہ کی ایک ماہر خاتون پیٹی ووڈ جو کہ برطانیہ کے بڑے بڑے کاروباری افراد کو بول چال کے طریقے سکھانے اور ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارنے کی خدمات پر مامور ہیں کہتی ہیں کہ ''آپ کے تعلقات میں مضبوطی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ آپ کی ہتھیلی مقابل کی ہتھیلی سے مکمل طور پر مس نہ ہو۔'' ووڈ کہتی ہیں کہ ''کسی بھی شخص کو آپ سے پہلی ملاقات میں آپ کے بارے میں کوئی تاثر قائم کرنے میں محض نوے سیکنڈ لگتے ہیں اور اگر یہ نوے سیکنڈ وہ ہوں کہ جب آپ اس سے گرم جوشی سے ہاتھ ملا رہے ہوں تو یہ عمل آپ کے فائدے میں ہوگا، خصوصاً اگر آپ اس شخص سے کاروباری معاملات کا آغاز کرنے جارہے ہیں تو یوں سمجھیں کہ یہ آپ کی کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔''

پیٹی ووڈ کا یہ بھی خیال ہے کہ ہزارہا الفاظ کے استعمال سے کہیں زیادہ گہرے اثرات پُر جوش طریقے سے ہاتھ ملا کر یا گلے لگ کر مرتب کئے جاسکتے ہیں۔ ویسے بھی یہ نسبتاً کم وقت لینے والا آسان طریقہ کار ہے۔ ایک اچھے کاروباری شخص کی پہچان یہی ہے کہ وہ اپنی ملاقات کا تاثر اتنا گہرا چھوڑے کہ مقابل اس سے دوبارہ ملنے پر مجبور ہو جائے۔ ہر کاروباری معاملے کے آغاز میں خواہ انجام کچھ بھی ہونے والا ہو ابتدائی نوے سیکنڈ بے حد اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار تو یہی نوے سیکنڈ لکھ پتی اور کروڑ پتی بنا دیتے ہیں۔

اسی طرح ٹیکساس یونیورسٹی میں کمیونیکیشن کے ایک پروفیسر ایلس فوسٹر بھی ''باڈی لینگویج'' کو دورحاضر کا ایک کامیاب نسخہ قرار دیتے ہوئے کہتی ہیں کہ ''آپ سرتوڑ کوشش کے باوجود چند سیکنڈ کے لئے ایسے جامع، مدلل اور خوب صورت الفاظ جمع نہیں کر سکتے کہ جن کے بولنے سے آپ کو حسب منشا نتیجہ حاصل ہو سکے جبکہ چند سیکنڈ کا پُر جوش مصافحہ آپ کو توقعات سے بڑھ کر نتیجہ دے سکتا ہے، وجہ یہ ہے کہ ہر شخص خواہ وہ کسی عہدے پر کیوں نہ ہو اپنے مقابل سے بھرپور توجہ اور خلوص چاہتا ہے جو آگے بڑھ کر ہاتھ ملا لینے سے یقینی طور پر ظاہر ہوتا ہے۔''

جب ہم گفتگو کے لیے الفاظ کا سہارا لیتے ہیں تو سننے والے ہمارے تاثرات آواز کے اتار چڑھاؤ، ہاتھوں کی حرکات، الفاظ کے چناؤ غرضیکہ مکمل شخصیت کا جائزہ لے کر ہمارے بارے میں کوئی نہ کوئی رائے ضرور قائم کرتے ہیں۔ بعض اوقات ایسی صورت میں ہم نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ ایسے تاثرات کا اظہار کر جاتے ہیں جو ہمارے کاروباری مفاد میں نہیں ہوتے، اگرچہ باڈی لینگویج بھی خوش گوار اور ناگوار تاثرات کے اظہار میں کچھ کم کمال نہیں رکھتی لیکن اس زبان کی ایک خوبی یہ ضرور ہے کہ اس میں چہرے پر ماسک چڑھانے، لبادہ اوڑھ لینے یا وقت وحالات کے مطابق خود کو تبدیل کرنے کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں یعنی اگر ہم چاہیں کہ سامنے والے کو یہ محسوس نہ ہو کہ اگرچہ ہمیں اس کی آمد یا گفتگو بھلی نہیں لگ رہی تو بھی ہم صرف خاموش رہ کر جاتے وقت اسی جوش سے ہاتھ ملالیں جیسے آتے وقت ملایا تھا تو یہ ایک زبردست کاروباری حربہ ہوگا۔

دراصل جسمانی اظہار ایک باقاعدہ فن ہے جس سے ابھی کم لوگ روشناس ہیں۔ اگر یہ طریقہ بھی عام ہوگیا تو اسے بھی زبانی اظہار کی طرح اہمیت حاصل نہیں رہے گی۔ جو لوگ باڈی لینگویج کے فن سے آشنا ہیں وہ مقابل کی خفیف سی مسکراہٹ سے اس کے اندر کا حال پڑھ لیتے ہیں لیکن اس فن میں طاق افراد دوسرے کو بہ آسانی دھوکا بھی دے جاتے ہیں۔ ایک شخص کے زبان سے کہنے سے کہ ''میں بے حد قابل اعتماد ہوں'' اور ایک شخص کے تاثرات سے اس کے قابل اعتماد ہونے کا اندازہ لگانے میں بے حد فرق ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کی نسبت چہرہ زیادہ قابل اعتماد ہے بشرطیکہ آپ کو ''باڈی لینگویج'' سمجھنے میں مہارت حاصل ہو ورنہ کسی بڑے دھوکے کا احتمال بھی ہوسکتا ہے۔

''باڈی لینگویج'' ایک بے حد قدیم فن ہے۔ اگرچہ اس حوالے سے باقاعدہ تحقیقات بیسویں صدی کے وسط سے شروع ہوئیں کہ جب ''حرکات وسکنات کا ایک تعارف'' کے عنوان سے رے برڈوسٹل کی ایک کتاب مارکیٹ میں آئی۔ اس کے بعد اس موضوع پر وقتاً فوقتاً کئی کتابیں منظر عام پر آتی اور مقبول ہوتی رہیں۔ خصوصاً نینی آرمسٹرونگ کی ''انسانی چہرے کے تاثرات کو کیسے پہچانا اور دوسرے تک پہنچایا جاسکتا ہے'' نامی کتاب نے تو کافی شہرت حاصل کی۔ اس کتاب میں جسمانی اعضاء کی زبان کو تفصیل سے بیان کیا گیا تھا۔ اس کتاب میں فطرت اور انسانی عادات کا بھی بڑا گہرا مطالعہ کیا گیا ہے، مثال کے طور پر لوگ کس طرح دوسروں پر حاوی ہو جاتے ہیں بعض لوگ پرخلوص نہ ہوتے ہوئے بھی کیسے خلوص کو ظاہر کرتے ہیں، بلاوجہ ہاتھ کو ضرورت سے زیادہ دبانے کا کیا مقصد ہے؟ اشارے اور جسم کی مختلف حرکات کیا کہتی ہیں؟ ان سب کی وضاحت اس کتاب میں موجود ہے۔

باڈی لینگویج کے حوالے سے ایک معروف لکھاری فاسٹر نے اپنی کتاب میں غیر مبہم باڈی لینگویج کی بھی وضاحت کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ''مجھے جسمانی اظہار کے عمل میں سب سے زیادہ خرابی مبہم طرز اظہار میں نظر آتی ہے۔ یہ طریقہ اکثر گومگو کی کیفیت میں لے جاتا ہے۔ اس سے شبہات اور بدگمانیاں بھی پیدا ہوسکتی ہیں۔ میں ذاتی طور پر جسمانی اعضاء کی مبہم گفتگو کے سخت خلاف ہوں۔ آج جب کہ الفاظ سے زیادہ حرکات نوٹ کی جاتی ہیں جیسے جب آپ نوکری کے لیے انٹرویو دے رہے ہوتے ہیں تو بورڈ کے اکثر ارکان آپ کی گفتگو سے زیادہ آپ کی حرکات پر نظر رکھتے ہیں تو ایسے میں اظہار کا مبہم انداز اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ جو کہنا جو کرنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں تاکہ دیکھنے والے کے دل و دماغ میں کسی قسم کے شکوک جنم نہ لے سکیں۔

باڈی لینگویج کے ماہرین نے نوجوان اور کم عمر افراد کے لیے اس زبان یعنی باڈی لینگویج کے ذریعے کامیابی کے حصول کے کئی طریقے بھی وضع کیے ہیں مثلاً ووڈ کہتی ہیں ''اگر آپ کہیں انٹرویو دینے جائیں تو ابتدائی دس سیکنڈ جب آپ چل کر جاتے ہیں اور بورڈ کے سامنے بیٹھتے ہیں، بے حد اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس دوران آپ کا اعتماد بحال رہنا چاہیے، قدم وہیں پڑنے چاہیں جہاں آپ کو رکھنے ہیں اور پھر نشست پر اطمینان سے جا کر بیٹھ جانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ یہیں سے آپ کے اچھے مستقبل کی بنیاد پڑنے والی ہے۔ اسی طرح چہرے پر ہمہ وقت دوستانہ دھیمی سی مسکراہٹ اعتماد کی بحالی کی ضامن ہے ووڈ کہتی ہیں کہ ہمیشہ آمد اور رخصت کے وقت پرجوش انداز سے ہاتھ ملائیں، یہ کسی بھی کامیاب ملاقات کی ضمانت ہے۔

اسی طرح ایک ماہر کا خیال ہے کہ ہمارے یہاں عموماً کاندھے پر ہاتھ رکھنا پدرانہ طرز عمل سمجھا جاتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں، یہ عمل خوداعتمادی کا ثبوت ہے۔ جیسے کچھ لوگ آنکھ نہ ملا کر بات کرنے والے کے بارے میں تصور کرتے ہیں کہ شاید وہ احترام کے سبب ایسا کررہا ہے مگر میرے نزدیک وہ شخص مشکوک ہے۔ بھلا کسی مقابل کے حد درجہ احترام کی کیا ضرورت ہے؟ ہاں اگر سامنے کوئی بزرگ یا خاتون ہو تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ فاسٹر اور ووڈ دونوں مشکوک یا مبہم انداز اظہار کے بارے میں ایک جیسی رائے رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص مسلسل مبہم باڈی لینگویج اختیار کئے رکھے تو اس میں کوئی قباحت نہیں کہ اس سے (نرمی سے سہی) یہ معلوم کرلیا جائے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

آج ''باڈی لینگویج'' دنیا بھر میں اظہار رائے کا ایک مستند طریقہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ تیسری دنیا کے ملکوں خصوصاً پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش وغیرہ میں بھی یہ انداز رواج پارہا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا سے ایسے کئی پروگرام نشر ہوتے ہیں جن کے میزبان مدعا بیان کرنے کے لیے الفاظ سے کہیں زیادہ ہاتھوں اور چہرے کے تاثرات کا استعمال کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے تک یہ طریقہ اظہار مستعمل نہیں تھا جب کہ آج کامیاب میزبان کی پہچان تصور کیا جاتا ہے۔ اس طور سے وہ خود کو زیادہ بااعتماد ظاہر کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور پھر جہاں ذرا زبان لڑکھڑائی ہاتھوں کی آزادانہ حرکت لفظوں کو سنبھالا دینے کے لیے موجود ہوتی ہے۔ اس فن میں باقاعدہ مہارت کے لیے مختلف کتابوں اور انٹرنیٹ سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خود کو منوانے اور کامیابیوں کا زینہ طے کرنے میں یہ فن کافی مددگار ثابت ہورہا ہے البتہ ''مسکراہٹ'' اور گرم جوشی اس کے بنیادی ستون ہیں۔ اگر ان کے صحیح استعمال سے آشنائی ہوجائے تو باقی چھوٹی منزلیں بھی خود بخود طے ہوجاتی ہیں۔

خود بھی کبھی کبھی الفاظ کے بغیر گفتگو کر کے دیکھیں کہ مقابل آپ کی بات کی حقیقت جان پاتا ہے یا نہیں۔ خود کو رفتہ رفتہ عادی بنائیں، ایک وقت آئے گا کہ آپ نہ صرف فن میں طاق ہو جائیں گے بلکہ اس کے سبب کامیابی کا سفر بھی طے کریں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس 10 فروری 2008ء)

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

بقیہ از صفحہ 1

ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور (دین حق) کی حقانیت کا اُنہیں پتا چلا رہا ہے اور صحیح ادراک ہو رہا ہے۔ پس یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی اور دنیا کے رہنے والے احمدیوں کو بھی MTA سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ MTA کی ایک اور برکت بھی ہے کہ یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

۞ مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نسیم احمد صاحب کاشمیری مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا کرتے ہوئے صحت وسلامتی اور خدمت دین سے بھرپور فعال عمر عطا کرے۔ آمین

۞ مکرم محمد ارشد کاتب صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم بیرسٹر ڈاکٹر محمد افضل جاوید صاحب لاہور پتے میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم محمد زبیر باجوہ صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری پھوپھی کی بیٹی مکرمہ خالدہ شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد محمود صاحب کلیار ٹاؤن سرگودھا نمونیہ، ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کم ہونے کی وجہ سے کوما میں چلی گئی ہیں۔ اور جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

ڈولفن مچھلیاں ایک دوسرے کو نام سے پکارتی ہیں

لندن کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق کے مطابق ڈولفن مچھلیاں ایک دوسرے کو نام سے پکارتی ہیں۔ محققین نے انکشاف کیا ہے کہ بچے پیدا کرنے والی مچھلی کی یہ نسل ایک دوسرے کی شناخت کے لئے مخصوص سیٹی کا استعمال کرتی ہے اور جب کسی ڈولفن کو اپنے لئے دی جانے والی آواز سنائی دیتی ہے تو وہ اس کا جواب دیتی ہے۔ سائنسدانوں نے ڈولفن کے ایک گروپ کی آوازوں کو ریکارڈ کیا اور پھر سمندر میں سپیکرز کے ذریعے ان آوازوں کو بجایا گیا جس میں یہ بات سامنے آئی کہ ہر ڈولفن نے صرف اپنی ہی آواز پر ردعمل ظاہر کیا اور جواب میں سیٹی بجائی جیسے وہ سیٹی اس کا نام ہو۔ (روزنامہ دنیا 24 جولائی 2013ء)

چین کی معمر خاتون

چین کی معمر خاتون فوسوچنگ 1897ء میں پیدا ہوئی تھیں اور ان کے خاندان میں 60 افراد زندہ ہیں۔ انہوں نے اپنی پانچ نسلوں کو دیکھا ہے اور آجکل وہ اپنی سب سے بڑی بیٹی کے ساتھ رہائش پذیر ہیں ان کی بیٹی کا کہنا ہے کہ ان کی 116 سالہ والدہ خود اپنے ہاتھ سے کھانا کھاتی ہیں اور اپنے کپڑے بھی خود دھوتی ہیں۔ فوسوچنگ نے گینز رنگ دی فلیگ ورلڈ ریکارڈ میں معمر ترین خاتون کے طور پر نام درج کروالیا ہے۔

ذیابیطس کا شکار لڑکیوں میں امراض قلب

ارجنٹائن میں طبی تحقیق سے سامنے آیا ہے کہ ذیابیطس کا شکار نوجوان لڑکیوں میں امراض قلب میں مبتلا ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ ذیابیطس ٹائپ ٹو سے نوجوان لڑکیوں میں امراض قلب میں مبتلا ہونے کا خطرہ بڑی عمر کی خواتین کے مقابلے سے زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق میں کہا گیا کہ دل کے دورے سے تحفظ کے لئے خواتین کو چاہئے کہ نوجوانی سے ہی ذیابیطس کی تشخیص کے ٹیسٹ لگاتار کراتی رہیں تاکہ دل کے مرض سے بچ سکیں۔

(روزنامہ نوائے وقت 19 ستمبر 2013ء)

چینی خاتون کنویں سے 15 دن بعد زندہ نکل آئی

چین کے سرکاری میڈیا کے مطابق ملک کے صوبہ ہنان میں ایک خاتون ایک ویران کنویں میں گرنے کے پندرہ دن بعد زندہ نکل آئی۔ صوبہ ہنان کے ژونگ فنگ گاؤں میں 38 سالہ سوچشیو یکم ستمبر کو ایک اندھے کنویں میں گر گئی تھیں۔ خاتون نے کنویں میں 15 دن تک مکئی اور بارش کے پانی سے گزارا کیا۔ یہ کنواں مکئی کے کھیتوں کے درمیان واقع ہے اور دور سے نظر نہیں آتا، جب کہ کنویں کی اندر کی دیواریں اتنی ہموار ہیں کہ ان پر چڑھا نہیں جا سکتا۔ انہیں امدادی کارکنوں نے بچالیا تھا۔

(روزنامہ نوائے وقت 19 ستمبر 2013ء)

امریکی صحرا کے بیچ پانی کا مصنوعی چشمہ

امریکی ریاست نویڈا میں صحرا کے بیچ و بیچ موجود پانی کا مصنوعی چشمہ آجکل سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ویران اور بیابان علاقے میں موجود گرم پانی کا یہ چشمہ حادثاتی طور پر کنویں کی کھدائی کے دوران وجود میں آیا جسے چند تبدیلیوں کے بعد کئی گنا دلکش اور دیدہ زیب بنا دیا گیا ہے۔ قوس قزح کے رنگوں کی خوبصورت چٹانوں سے بنے اس چشمے سے کئی فٹ بلند فوارے فضا میں بلند ہوتے نظر آتے ہیں۔ (نوائے وقت 19 ستمبر 2013ء)

شہزاد گارمنٹس
تمام سکول وکالجز کے یونیفارم، جرسی نیز لیڈیز، جینٹس اور بچگانہ جرسی کی نئی ورائٹی کے لئے شہزاد گارمنٹس پر تشریف لائیں۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
محمد اشرف 0333-9798525

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
F R S RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
نیو کیمپس کا آغاز دارالصدر شمالی
گرلز کیلئے ششم ہفتم کے داخلے جاری ہیں
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

ربوہ میں طلوع وغروب۔ 6 جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	5:21

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ
(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)
ادارہ ہذا نے سکول کا نام الصادق اکیڈمی (بوائز ہائی سکول) سے تبدیل کر کے سٹی پبلک سکول رکھ لیا ہے اور نئے نام سے محکمہ تعلیم سے رجسٹرڈ کروالیا ہے۔
نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے۔
چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول (ربوہ) 047-6214399

طیب احمد
First Flight COURIERS (Regd.)
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
DHL Service provider
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10